بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَدَ يُبَشِّرُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۹/۵۴ | ۱۱ احسان ۱۳۴۴ھش ۹ صفر ۱۳۸۵ھ ۱۱ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۳۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا

امن اور عافیت کی یہی سبیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف ہو

"خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں اور ایاک نعبد کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ بلکہ بغیر اس پر عمل کئے ایاک نستعین کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو رعایت اسباب ضرور کرنی چاہیئے۔ لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ ان سے کام لیکر پھر انجام کو تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجدات شکر بجا لائے کہ خدا نے اس کو وہ طاقتیں اور قوے عطا فرمائے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد ازار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ طبیبوں نے ایک مرض لکھی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ انسان جب چھینک لے تو اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ انسان کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔ انسان کا اپنا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ سر سے لیکر پاؤں تک اتنے اعضا نہیں رکھتا جس قدر کہ اس کو امراض لاحق ہوتے ہیں۔ جب وہ اتنی کمزوریوں کا نشانہ اور مجموعہ ہے تو پھر اس کے لئے امن اور عافیت کی یہی سبیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف ہو اور وہ اس کا سچا اور مخلص بندہ بن جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدق کو اختیار کرے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۸-۳۶۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

— مورخہ ۱۲/۶/۶۵ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد غلہ منڈی میں یوم والدین کا جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خطاب فرمائیں گے والدین اس جلسہ میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

— ایک معزز دوست کو ضرورت سلسلہ کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء کی رپورٹ کا ایک نسخہ درکار ہے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ریکارڈ سے زائد کاپی نہیں ہے۔ لہذا اگر کوئی دوست ان کو رپورٹ شوریٰ ۱۹۵۶ء کی کاپی فراہم کر کے دے سکیں۔ تو وہ بہت ممنون ہوں گے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

— ۱۸ جون کو اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات (ستارہ۔ ہلال۔ قمر اور بدر) اطفال ہو رہے ہیں۔ والدین سعی فرمائیں کہ ان کا بچہ کسی ایک امتحان میں ضرور شامل ہو۔ امتحانی پرچے معہ ہدایات قائدین کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جن کو اب تک نہ ملے ہوں وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ جون ۶۵ء

کیا اسلامی احکام پردہ وغیرہ ترقی میں حائل ہیں؟

(۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا ہے کہ اخلاقی اقدار کی پابندی اور سائنسی علوم کی تحصیل اور عملی سائنس کی ترقی باہم متصادم نہیں ہیں۔ ایک انسان اسلامی اخلاق کا پابند اور شعائر اسلام پر کاربند ہوتے ہوئے بھی اعلےٰ درجہ کا سائنسدان اور موجد ہو سکتا ہے۔ مذہب و سائنس کا تنازعہ اسلام اور سائنس کا تنازعہ نہیں ہے بلکہ ایسے مذاہب اور سائنس کا تنازعہ ہے جن کی پرورش توہمات کرتے ہیں۔ مثلاً عیسائیت ہے جس میں تثلیث کا عقیدہ ایک ایسا عقیدہ جو انسان کی عقل میں نہیں آسکتا۔ یہاں اس بات کا خیال بھی رہے کہ کسی چیز کا انسانی عقل میں آنا دو طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ ہے کہ انسانی عقل اس کی ماہیت کو جان سکتی ہے اور دوسرے یہ کہ گو کسی چیز کی ماہیت کو نہ جان سکتی ہو مگر نظری طور پر اس چیز کا وجود عقلاً ممکن ہو۔ مثلاً اللہ تعالےٰ کو انسانی حواس نہیں پا سکتے مگر عقل یہ بات سمجھ سکتی ہے کہ اس پُرحکمت کارخانہ کا کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے۔ گو وہ اس ہستی کی ماہیت کو نہ جان سکتی ہو۔

اس لحاظ سے بعض مذاہب ایسے ہیں جن کے عقائد معمولی عقل کے نزدیک غیر معقول ہیں جیسا کہ ہم نے تثلیث کی مثال دی ہے۔ ایک میں تین اور تین میں ایک ایسا عقیدہ ہے جس کو انسانی عقل سمجھ نہیں سکتی اس لئے یہ عقیدہ غیر معقول ہے ایسے عقائد کے ساتھ سائنس جو تجربہ اور مشاہدہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے واقعی لگا نہیں کھا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں جہاں عوام کا مذہب موجودہ عیسائیت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ مذہب اور سائنس کا تنازعہ رونما ہوا۔ ایسا تنازعہ اسلامی سوسائٹی میں قطعاً پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ انسانی عقل اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کو سمجھ سکتی ہے کیونکہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک ملک کے دو بادشاہ ہوں تو اس ملک میں کبھی امن و امان رہ نہیں پا سکتے۔ ایک بادشاہ کچھ چاہے گا اور دوسرا بالکل اسکے متضاد کچھ اور۔ عقل اس قسم کی دورنگی کی اجازت نہیں دیتی اس لئے یہ سمجھنا کہ اس پُرحکمت کارخانۂ قدرت کا چلانیوالا صرف واحد خدا ہے عقلاً کوئی نقص نہیں رکھتا اور ہر درجہ کی عقل اس کو تسلیم کر لیتی ہے۔ البتہ یہ بات عقل کی رسائی سے دور ہے کہ ایسے وجود کی ماہیت کیا ہے۔ اب یہ بات بھی عقل کی ہے کہ اگر عقل ایسے وجود کو سمجھ تو سکتی ہے مگر اس کو پا نہیں سکتی تو ایسے وجود کا انسان کو فائدہ کیا ہوا اس لئے عقل میں یہ بات آنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ اس وجود نے اپنی ہستی کو محسوس کرانے کے لئے کوئی ذریعہ ضرور رکھا ہوگا اور اسلام کے نزدیک یہ ذریعہ الہام مکالمہ و مخاطبہ اور رؤیا و کشوف ہیں۔

بے شک اسلام کے سوا دیگر مذاہب بھی ان باتوں کے قائل ہیں لیکن ان مذاہب کے پیروؤں نے اس کو ذریعۂ علم کی بجائے عجوبہ کاری بنا دیا ہوا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان مذاہب کے پیروؤں سے حقیقی نعمت گم ہو گئی ہوئی ہے اس لئے وہ اس خلا کو ڈھکوسلوں اور تخیلاتی عجوبہ کاریوں سے پُر کرتے ہیں۔ لیکن اسلام نے اس ذریعۂ علم کو چشمہ صافی کی طرح پاک و صاف رکھا ہے اور اس کے ہر پہلو سے پردے اٹھا دئے ہیں۔

بات یہ کہنا تھی کہ اسلام ایک ایسا معقول دین ہے کہ اس کا سائنسی حقائق سے تصادم ہو ہی نہیں سکتا۔ اسلام اللہ تعالےٰ کے تکوینی قوانین کی حکمتوں کو تسلیم کرتا ہے اور کائنات کی حکمتوں کو "الکتاب" کی عملی تفسیر سمجھتا ہے۔ جس قدر بھی کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ سائنسدان قدرت کے رموز و اسرار معلوم کرتا ہے اور ان کا انکشاف کرتا ہے وہ دراصل اسلام کو بجائے نقصان پہنچانے کے تقویت پہنچاتا ہے۔ جس قدر حکمتیں اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کی ظاہر ہوتی ہیں اسی قدر اللہ تعالےٰ کے قادر مطلق اور حکیم و علیم و خبیر ہونے کا عقیدہ پختہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر اللہ تعالےٰ کے وہ اوصاف ظاہر ہوتے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم اور احادیث نبوی میں پایا جاتا ہے۔

اس طرح سائنس جس قدر ترقی کرتی ہے اسلام کی ممد و معاون بنتی ہے اس کی ضد نہیں بنتی۔ تاہم یہ امر کتنا افسوسناک ہے کہ آج شاید مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جو سائنس میں بہت پیچھے ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ مسلمان تجربات اور مشاہدات سے اس پُرحکمت کارخانۂ قدرت کی حکمتوں پر سے پردے اٹھانے میں سب سے آگے اور سب سے زیادہ ماہر ہوتے کیونکہ یہ کام تو ایک مواحد کا ہی ہے کہ وہ قادر مطلق خدا تعالےٰ کی قدرتوں اور حکمتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرے تاکہ وہ حقیقی خدا تعالےٰ کو پہچان سکیں۔ یہی نہیں ایک حقیقی مسلمان کا کام صرف اتنا نہیں ہے کہ وہ پُرحکمت کارخانۂ کائنات کی حکمتوں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی شناخت کرائے بلکہ اس کا کام اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے وجود کو محسوس کرائے۔ دنیا کو دکھائے کہ واقعی اللہ تعالےٰ موجود ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمارا بڑا کام خداشناسی ہے کہ لوگوں کو دکھا دیویں کہ خدا ہے!"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۳۱)

الغرض اسلام صرف "خدا ہونا چاہیئے" تک نہیں پہنچاتا بلکہ "وہ واقعی ہے بھی" یہ کام ہے جو دین اسلام کا اصل کام ہے۔ یعنی ہر انسان کو خدا رسیدہ بنا دینا۔

الغرض سائنس کے حقائق معلوم کرنا اسلام کے منافی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک یہ ادنےٰ کام ہے کیونکہ اگرچہ سائنس دنیا کی سہولتیں بہم پہنچاتی ہے جو فی ذاتہٖ مستحسن امر ہے لیکن انسان کی منزل مقصود صرف دنیاوی سہولتیں نہیں ہیں۔ اسلام کا اصل مقصد حقیقی خداشناسی ہے۔ سائنس فی ذاتہٖ خداشناسی کے راستہ میں روک نہیں ہے بلکہ ممد ہے اس لئے کہ جب انسان "ہونا چاہیئے" تک پہنچ جاتا ہے تو پھر وہ آگے "قدم" واقعی ہے" تک بھی اٹھانے کے قابل ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرسید مرحوم کو لکھتے ہوئے فرمایا کہ

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اسکو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلےٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی منی لفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۶ حاشیہ)

اب غور فرمایئے کہ اسلام نے جو معاشرہ کے لئے مستقل احکام دئے ہیں وہ ہماری ترقی کے راستہ میں کس طرح حائل ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ پردہ۔ طلاق۔ ازدواج وغیرہ اور ایسے احکام کو ترقی کے راستہ میں حائل سمجھتے ہیں وہ سراسر غلطی پر ہیں۔

اتحاد بین المسلمین کی صحیح راہ

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

ہر کس و ناکس پر عیاں ہے کہ اتحاد میں بڑی قوت ہے۔ اور اتحاد کے بغیر بڑی سے بڑی قوم بھی تودہ ریگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے تمام قوموں کے دانشور یہی تلقین کرتے ہیں کہ افراد قوم کو متحد ہونا چاہیئے۔ اور ہر قسم کے تفرقہ و انشقاق سے اجتناب اختیار کرنا چاہیئے۔

اتحاد کی اس اشد ضرورت کے احساس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ناقابل انکار حقیقت ہے کہ افراد اور قوموں کے خیالات میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض اختلافات تو اتنے بابرکت ہیں کہ ان کے بغیر تو زینت کائنات قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ رنگ برنگ کے پھول ہی تو ہیں جن سے چمن کی خوبصورتی نظر آتی ہے۔ اور جمادات کے یہ متنوع اقسام ہی تو ہیں جن سے اس جہان کی رونق ہے۔ قدرت نے خود انسانوں کو مختلف شکلوں پر پیدا فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ ساری زندگی پر کوئی سے دو ایسے انسان موجود نہیں جو ہر رنگ اور ہر پہلو سے بالکل یکساں ہوں۔ پس اختلاف برکت کا موجب بھی ہے۔ اور یوں بھی قدرت کے کارخانے میں اختلاف ناگزیر ہے ہاں وہ اختلاف جو شقاق اور تخریب کا رنگ رکھتا ہے جس سے افراد کی ذہنی ترقی رک جاتی ہے اور افراد ایک دوسرے کے راستہ میں روک بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس اختلاف سے قوموں میں بغض و عداوت کے جراثیم ترقی پاتے ہیں۔ کشت و خون ہوتا ہے اور فسادات کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے۔ یقیناً ایسا اختلاف مذموم ہے کیونکہ وہ دنیا میں فتنہ و فساد کی آگ کو بھڑکاتا ہے۔ اور ملک و قوم کے امن کو برباد کرتا ہے۔ پس اس قسم کا اختلاف دشمن انسانیت ہے اور اس اختلاف کے ازالہ کے لئے اور اس کے شر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا گہرا مطالعہ کر کے اس کی بیخ کنی کی جائے۔

عقائد کا اختلاف ایک حقیقت ہے مختلف مذاہب کے لوگ مختلف عقائد رکھتے ہیں۔ اور ہر صحیح العقل انسان کو اپنے عقیدہ سے گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جب تک کسی خیال کے لئے دل کی گہرائیوں میں جگہ نہ ہو۔ اور انسان اس خیال کو پیاری چیز کی حد تک اپنا نہ لے اسے عقیدہ کہا ہی نہیں جاتا۔ اور ظاہر ہے کہ جب کسی خیال کو انسان محبوب چیز کی طرح اختیار کر لیتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اس عقیدہ کو کسی دوسرے کے جبر، تشدد یا ایذا دہی کے نتیجہ میں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ مذاہب عالم کی تاریخ میں جو خونیں واقعات نظر آتے ہیں۔ اور مذہب کے نام پر جو طویل داستان دکھائی دیتی ہے۔ وہ اس عقیدہ کی اندھی محبت اور مذہب کی غلط تعبیر کا ہی نتیجہ ہے۔ یہ لمبے مظالم بتلاتے ہیں کہ جب بھی عقائد کو چھڑانے کے لئے تشدد کو ذریعہ اختیار کیا گیا وہ ہمیشہ ناکام ہوا بلکہ اس کے باعث ایک فتنہ کا طوفان برپا ہو گیا۔ عقیدہ نہ دل میں جبر سے داخل کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی جبر سے نکالا جا سکتا ہے۔ جبر و تشدد کسی زمانہ میں بھی دل تک پہنچنے کا ذریعہ ثابت نہیں ہوا۔ دل پر اثر دلیل کا ہوتا ہے معقولیت کا ہوتا ہے۔ اخلاق کا ہوتا ہے۔ قوت قدسیہ کا ہوتا ہے۔ نشانات و بینات کا ہوتا ہے۔ بلاشبہ ان طریقوں سے عقائد تبدیل کئے جا سکتے ہیں اور کئے جاتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی عقائد تبدیل کرنے کا صحیح راستہ یہی ہے۔ کثرت تعداد کے بل بوتے پر کسی اقلیت کے عقائد کو ترک کروانے کی کوشش ہمیشہ ناکام رہی اور آئندہ بھی ناکام رہے گی۔ یہ صورت حال اتفاق و اتحاد کی بجائے تفرقہ و انشقاق پیدا کرتی ہے۔

مسلمانوں کے ہاں بہت سے فرقے ہیں ان میں صدہا باتوں پر اتفاق ہے۔ مگر بعض عقائد میں اختلاف بھی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر باہم اختلاف عقیدہ نہ ہو۔ تو فرقوں کی بنیاد ہی کیوں پڑتی۔ زیادہ تعداد والے فرقوں کے متعصب سربراہ ہمیشہ اس غلط راستہ پر قدم مارتے ہیں کہ تھوڑی تعداد والے فرقہ پر جبر و تشدد کیا جائے۔ اور اسے مجبور کیا جائے۔ کہ کثرت والے فرقہ کا ہمنوا ہو جائے حالانکہ خیال ہے کہ جبر سے کبھی عقیدوں میں تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ اسی طریق سے دوسروں کو منافق تو بنایا جا سکتا ہے مگر متحد اور متفق یا سچا مومن نہیں بنایا جا سکتا شیعہ اور سنی دو بڑے فرقے ہیں۔ جن سے آگے اور متعدد فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے بہی خواہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد ہو۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے لئے پرزور تحریکات اور دلی خواہش کے باوجود کامیاب نہیں ہوتے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہر فرقے میں خود غرض علماء کا ایک ایسا طبقہ پایا جاتا ہے۔ جو اس بیل کو منڈھے چڑھتا دیکھ کر سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اور اس اتحاد میں اسے اپنی موت نظر آتی ہے۔ وہ عوام کو اس طرح سے جانتا ہے کہ جب تک دوسرے فرقوں کے لوگ اپنے عقائد تبدیل نہ کر لیں ہم ان سے کس طرح اتفاق کر سکتے ہیں۔ وہ اتحاد والی صدہا باتوں کو نظروں سے اوجھل کر دیتے ہیں۔ اور ایک دو اختلافی امور پر زور دے کر سب کرائے پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ پھر کچھ تصادم و خونریزی کے بعد اتحاد کی ضرورت پر تقاریر ہوتی ہیں۔ اور تحریک شروع کی جاتی ہے۔ مگر "العود الی المبدء" کے مطابق پھر وہی ڈھنگ نظر آتا ہے۔

قرآن مجید نے اتفاق و اتحاد کے لئے ایک اساسی نقطہ یہ بتلایا ہے کہ جن امور میں اتفاق اور یک جہتی ہے۔ ان کو نصب العین بنا کر سمجھوتہ کرو۔ اور اختلافی امور کو اسلامی رواداری کے ماتحت برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ قرآن مجید نے اہل کتاب کو دعوت اتحاد اسی بنیاد پر دی ہے۔ فرمایا

تعالوا الی کلمۃ سواء
بیننا وبینکم

کہ آؤ اس بنیاد پر سمجھوتہ کر لیں۔ جو پہلے سے مسلم ہے اور جس میں کوئی اختلاف نہیں۔ جو امور اختلافی ہیں انہیں برداشت کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو دلیل و برہان کے ذریعہ ایک دوسرے کو مطمئن کیا جائے یہی وہ اسلامی طریقہ ہے۔ جس کے رو سے مختلف مذاہب کے درمیان صلح اور اتحاد کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ اور یہی وہ صحیح راستہ ہے جسے اختیار کر کے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتفاق اور اتحاد کا قیام ممکن ہے۔

جہاں تک مسلمان ہونے کا سوال ہے اتحاد بین المسلمین کے لئے اصل بنیاد یہ ہے کہ ہر وہ فرقہ اور ہر وہ فرد جو اپنے آپ کو مسلمان قرار دے اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے کا دعوے کرے۔ اسے مسلمان قرار دیا جائے۔ اصل حقیقی مسلمان ہونے یا عند اللہ مسلمان ہونے کے سوال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائے یہی وہ راہ ہے۔ جس سے مسلمان کہلانے والوں میں صلح ہو سکتی ہے۔ اور اتحاد پائدار ہو سکتا ہے۔ ہر فرقہ کو اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کی آزادی ہو گی۔ اور ہر فرقہ کو تہذیب و متانت کے ساتھ ملکی قوانین کے اندر رہ کر اپنے خیالات کی اشاعت کی بھی آزادی ہو گی۔ گویا کسی فرقہ پر کوئی دباؤ نہ ہو گا۔ اور زیادہ تعداد کی بناء پر تھوڑی تعداد والے فرقوں پر کسی قسم کا ظلم روا نہ رکھا جائے گا۔

عام طور پر جب مسلمانوں کے اتحاد کا سوال اٹھتا ہے۔ تو زعماء اور لیڈر صاحبان دو بڑے فرقوں شیعوں اور سنیوں کے چند سرکردہ علماء اور ذاکروں کو جمع کر کے بیبا پوتی کر دیتے ہیں۔ اور اعلان کر دیا جاتا ہے کہ صلح ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ راستہ حقیقی کامیابی کا راستہ نہیں۔ کیونکہ ظاہر داری سے پائدار اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔ ایسی مصنوعی صلح کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل صاف نہیں ہوتے دلوں میں بغض بدستور بھرا رہتا ہے۔ علاوہ ازیں ان دو بڑے فرقوں کے افراد ایک دوسرے کی طرف سے قدرے مطمئن ہو کر تھوڑی تعداد والے دوسرے مسلمان فرقوں کے افراد پر ظلم و تعدی میں مزید شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمان کہلانے والوں میں سر پھٹول کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور مسلمانوں اور پاکستان کی بدنامی بدستور ہوتی رہتی ہے۔

ہمارے نزدیک اس سارے نزاع کا یہی حل ہے کہ اتحاد بین المسلمین میں ان تمام فرقوں کو شامل کیا جائے جو مسلمان ہونے کے مدعی ہیں اور ان سب سے رواداری برتی جائے۔ اتحاد بین المسلمین کے سوال پر جو مولوی صاحبان ناک بھوں چڑھا کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ احمدیوں کو اس میں شامل نہیں کیا جا سکتا یا احمدیوں کو ہم مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ درحقیقت ایسے ہی مولوی صاحبان اتحاد بین المسلمین کے دشمن اور ملک کے بدخواہ ہیں یاد رہے کہ یہ اتحاد ظاہری امن اور دلی رواداری کی علامت ہے۔ اس کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ عقائد کا اختلاف معدوم ہو گیا ہے۔ یا مخالف عقائد کی صحت کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس اتحاد کا اس قدر مدعا ہے۔ کہ ایک دوسرے فرقے کی تخریب اور ایذا رسانی کی کوششوں کو بند کیا جائے گالی گلوچ کو ترک کیا جائے۔ اور

جہاں تک مشترکہ اسلامی میدان میں کام کرنے کا سوال ہے سب مل کر کام کریں مگر ہا امور میں جو ہمارا اتفاق ہے کیا ہم ان باتوں میں بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے؟ یقیناً ہو سکتے ہیں بلکہ ہمیں ضرور متحد ہو جانا چاہیئے۔ عقل کا یہی تقاضا ہے۔ حالات و واقعات بھی یہی چاہتے ہیں۔

لاہور سے نکلنے والے ایک شیعہ اخبار پندرہ روزہ المنتظر نے گزشتہ محرم کے پُر امن گزر جانے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے "اتحاد بین المسلمین" کے عنوان سے لکھا ہے کہ:-

"ہمارے خیال میں اتحاد بین المسلمین کا صرف ایک ہی حل سب سے زیادہ مؤثر ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کو اپنے عقیدہ کے مطابق اپنی مذہبی رسومات کو ادا کرنے کا حق ہونا چاہیئے اس میں کسی طرح کی بھی مداخلت پاکستان میں انتشار کا باعث ہو سکتی ہے۔ ہندو ہوں یا عیسائی، شیعہ ہوں یا مرزائی ہر مکتب فکر کے افراد کو یکساں آزادی ہونی چاہیئے۔"

(المنتظر ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء)

ہمارے نزدیک بھی اتحاد بین المسلمین کا یہی مؤثر حل ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر فرقے کا نام تو کم از کم وہ لیا جائے جو اس فرقہ نے اپنے لئے خود تجویز کر رکھا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ شیعہ صاحبان کو رافضی کہنے سے اور اہلسنت کو بدعتی اور اہل حدیثوں کو وہابی اور احمدیوں کو مرزائی کہنے سے یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔ بہرحال اتحاد بین المسلمین ملک و قوم کی بنیادی ضرورت ہے اور اس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے مگر اسے ان صحیح لائنوں پر سرانجام دینا چاہیئے جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اور اصولی طور پر جس کی طرف معاصر المنتظر نے بھی توجہ دلائی ہے ہم اس مضمون کی بنیاد کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں غالباً یہ پہلی آواز ہے جو صحیح طریق پر بلند کی گئی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے جملہ فرقوں اور ان کے لیڈروں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ صحیح جہت میں مخلصانہ کوشش کر کے اتحاد بین المسلمین کو قائم کر سکیں اور اسے پائیدار بنا سکیں۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

ولادت

۳۰ مئی ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے برادر نسبتی مرزا غلام احمد صاحب چغتائی حال لنڈن کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام حمانۃ البشریٰ رکھا گیا ہے۔ نومولودہ محترم مرزا غلام محمد صاحب چغتائی احمد نگر کی پوتی اور محترم شیخ صالح محمد صاحب آف عباسہ حال بلیک برن انگلینڈ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت سے لمبی عمر عطا فرمائے اور صالحہ، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار نور احمد عابد سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا ملک محمد اقبال بی اے کا پرائیویٹ امتحان دے رہا ہے۔
(ملک سوندھے خاں اڈہ انچارج طارق بس۔ ربوہ)

۲۔ میرا بیٹا میجر ملک مبارک احمد بیرون ممالک سے بخیریت واپس آ گیا ہے۔ اس کی ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (والدہ میجر ملک مبارک احمد۔ لاہور)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی رانا عبدالحمید صاحب کی اہلیہ بہت بیمار ہیں۔ دل کا عارضہ ہے
(رانا محمد دین گولبازار۔ ربوہ)

۴۔ میرے چچا جان مکرم عبدالرشید صاحب کا سول ہسپتال کراچی میں آنکھوں کا آپریشن ہونے والا ہے۔ (طارق سلیم احمد جو آباد کراچی ۱۹)

۵۔ میرے ہم زلف برادرم محمد رفیع صاحب اور ان کے بھائی قتل کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ (علی احمد اکونٹنٹ فضل عمر ریسرچ ربوہ)

(قسط ۴)

چندہ جلسہ سالانہ

اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مزید ارشادات پیش کرنے سے پہلے خاکسار ایک اور عذر کا ازالہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ عذر جماعت احمدیہ لاہور کے بعض احباب کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ اور محترم جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے خاکسار سے خواہش فرمائی ہے کہ احباب کی اس غلط فہمی کو دور کیا جائے۔ وہ عذر یہ ہے کہ جب چند احباب یا جماعتوں کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے جلسہ سالانہ کے تمام اخراجات پورے ہو جاتے ہیں تو پھر سب جماعتوں یا احباب کو اس چندہ کی ادائیگی کے لئے کیوں مجبور کیا جائے

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ عذر غالباً پہلے بھی کسی وقت بھی پیش کیا گیا ہوگا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۸ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ

"میرا خیال ہے آج تک اس امر کو واضح نہیں کیا گیا کہ ہر سال بقایا رہ جاتا ہے اور جلسہ کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ اگر یہ طے کر لیا جاتا کہ چندہ عام سے ہی جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے کر لئے جائیں تو اس صورت میں بیشک چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک کو ایک معمولی بات سمجھا جاتا اور کہا جاتا کہ اس کی ویسی ہی مثال ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو۔ تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے اس کو اگر اچھے طور پر پیش کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں وصولی کے لحاظ سے وہ حالت نہ ہوتی جو اب ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۶۷)

اس بارہ میں خاکسار اوّل تو یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ باوجود اس کے کہ گزشتہ سالوں میں اس چندہ کی وصولی میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے پھر بھی ابھی تک اس چندہ سے جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے ہونے شروع نہیں ہوئے۔ علاوہ ازیں جلسہ کے لئے اس سے بہت زیادہ اخراجات کی ضرورت ہے جو اس وقت منظور کئے جاتے ہیں اور خرچ کے بجٹ میں اس وقت تک ایزادی ممکن نہیں جب تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں خاطر خواہ ایزادی نہ ہو۔ پس اگر کسی وقت منظور شدہ بجٹ خرچ پورا بھی ہو جائے تو یہ نہیں کہا جا سکیگا کہ یہ مد خود کفیل ہو گئی ہے۔ جب تک جلسہ سالانہ کے لئے پوری مطلوبہ رقم منظور کرنے کی گنجائش پیدا نہ ہو۔ اس لئے لازمی اور ضروری ہے کہ ہر احمدی اس کار خیر میں پورا پورا حصہ لے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس وقت سے نظارت بیت المال کی خدمت خاکسار کے سپرد ہوئی ہے خاکسار لگاتار اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اب خاکسار کا ارادہ ہے کہ اس سے بھی زیادہ جد و جہد کی جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مہم میں خاکسار کو کامیاب فرمائے۔ والسلام

عبدالحق رامہ

ناظر بیت المال۔ ربوہ

۶۔ جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی مسجد کے کیس کی سماعت اب ۲۴/۶۵ کو لائل پور میں ہوگی۔ (امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

۷۔ میرا لڑکا محمد عبداللطیف عرصہ سے ٹی۔بی کی وجہ سے بیمار ہے۔
(چوہدری فیض اللہ احمدی بمقام آنبہ ضلع سیالکوٹ)

۸۔ میرا لڑکا عزیز منیر احمد امسال ایم۔ ایس سی فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔
(محمد ابراہیم بھامبڑی ربوہ) احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

حضرت میاں غلام قادر صاحب کا ذکر خیر

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد سندھ)

(۲)

گاؤں کی شدید مخالفت

حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ انہی ایام کا واقعہ ہے کہ میں ایک روز قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مسجد مبارک میں ملا۔ اس وقت حضور اقدس نماز کے بعد مصلی پر تشریف فرما تھے اور اصحاب حضورؑ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"میاں غلام قادر گاؤں کا کیا حال ہے؟"

میں نے عرض کیا کہ حضور بڑی سخت مخالفت ہے اور اتنی نفرت ہے کہ لوگ بات سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اس گاؤں پر ہمیں بڑی امید تھی لیکن افسوس کہ یہ لوگ بھی شدید انکار اور مخالفت پر تل گئے ہیں۔"

درحقیقت ہمارے گاؤں کے لوگوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ تعلقات تھے وہ لوگ عقیدۃً اہل حدیث تھے۔ بدعات سے پرہیز کرتے تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا وہاں کافی اثر تھا۔ براہین احمدیہ کے زمانہ میں یہ لوگ حضور علیہ السلام کو ایک کامل ولی اور بزرگ مانتے تھے اور حضورؑ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور حضورؑ کی زیارت کے لئے قادیان آتے جاتے رہتے تھے۔ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دو دفعہ ہمارے گاؤں میں تشریف لے گئے تھے۔ لیکن جب حضرت اقدس علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ آنے والا موعود مسیح میں ہوں۔ تو اس پر ہمارے گاؤں کے لوگ بھی شدید مخالف ہو گئے اور عقیدت کا رنگ بالکل ختم کر دیا۔ اس قسم کے لوگوں کے بارے میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ؎

ذرہ بودم مرا بنو اختند
چوں خورے بودم ز چشم انداختند

یعنی جب میں ایک ذرہ تھا تو میری عزت کی مگر جب میں سورج بن گیا تو نظروں سے گرا دیا

وحی و الہام کے جاری ہونے کے بارے میں قرآنی شہادت

والد صاحب فرماتے تھے کہ وہ ایام ایسے تھے کہ ایک طرف مخالفین پورے زور شور سے مخالفت پر آمادہ تھے اور ہر وقت احمدیوں کے خلاف منصوبہ بندی اور ایذاء رسانی میں مصروف رہتے تھے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ ہماری تائید و نصرت کے غیبی سامان پیدا کرتا تھا اور مخالفین کی نکتہ چینیوں اور اعتراضات کا جواب لدنی علم سے سکھاتا تھا۔ مثال کے طور پر صرف ایک واقعہ یہاں درج کرتا ہوں آپ فرماتے تھے کہ

میرے چچا غلام محی الدین جو سفید پوش تھے اور احمدیت کے شدید مخالف تھے ایک دفعہ اپنے مکان کے سامنے چبوترے پر چارپائی بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے اور گاؤں کا مولوی بھی قریب بیٹھا تھا۔ جب میں ان کے قریب سے گذرا تو انہوں نے مجھے سنانے کے لئے اونچی آواز سے مولوی سے پوچھا کہ مولوی صاحب! کیا قرآن سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وحی و الہام ہو سکتا ہے؟ اس پر مولوی نے فوراً کہا کہ قرآن سے تو ثابت نہیں ہوتا۔ اس نے تو درحقیقت مجھے سنانے کے لئے مسئلہ پوچھا تھا۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے اسی وقت قرآن کریم کی آیت القا کی۔ اور میں نے کہا کہ ہاں قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وحی و الہام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

رفیع الدرجات ذو العرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق

(مومن ع ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ جو درجات کو بلند کرنے والا اور عرش کا مالک ہے اپنا کلام اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے ان کو ڈرائے۔

یہ آیت اور اس کا ترجمہ سن کر میرا چچا مبہوت سا ہو گیا اور مولوی سے پوچھنے لگا کہ مولوی صاحب کیا یہ آیت قرآن میں ہے؟ مولوی نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ میرے چچا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعویٰ کے بعد قادیان جا کر ملے تھے اور حضور سے سوالات بھی پوچھے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابات سن کر ان کے پاس خاموشی کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ تکبر و نخوت اور قلب سلیم کے نہ ہونے کی وجہ سے ہدایت نہ پا سکے

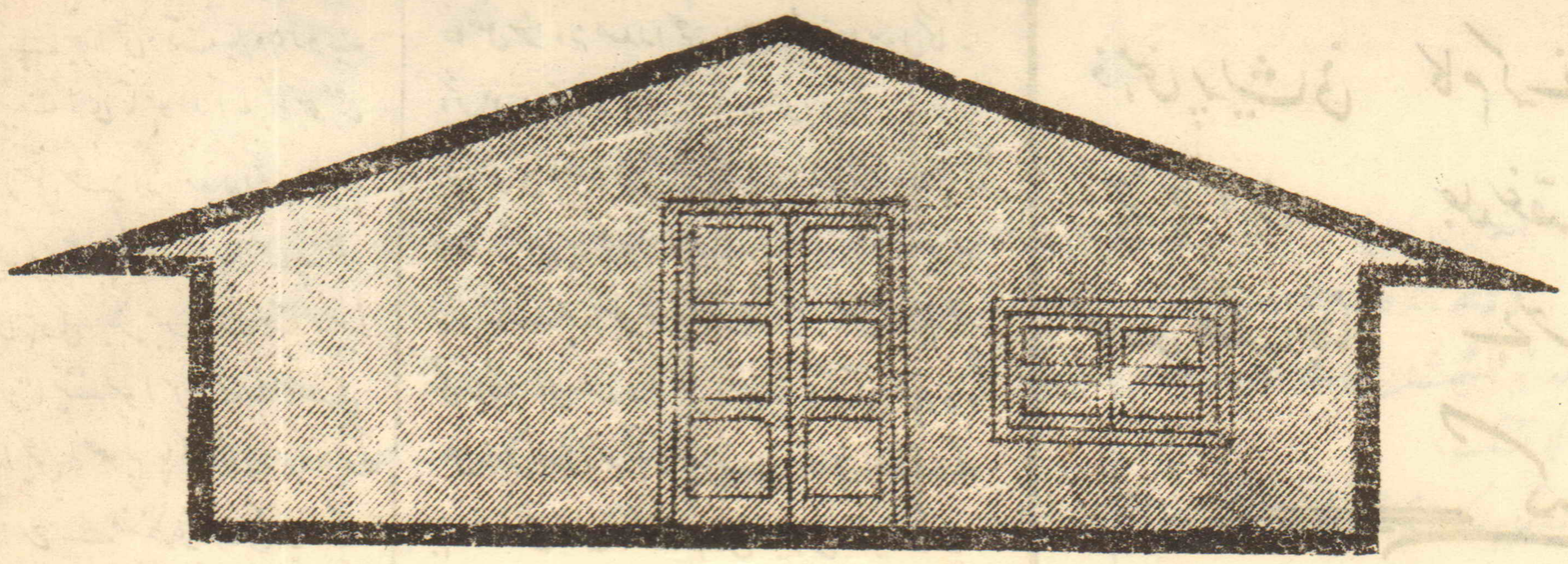

دہرا فائدہ...

رقم بھی بچایئے
انعام بھی پایئے

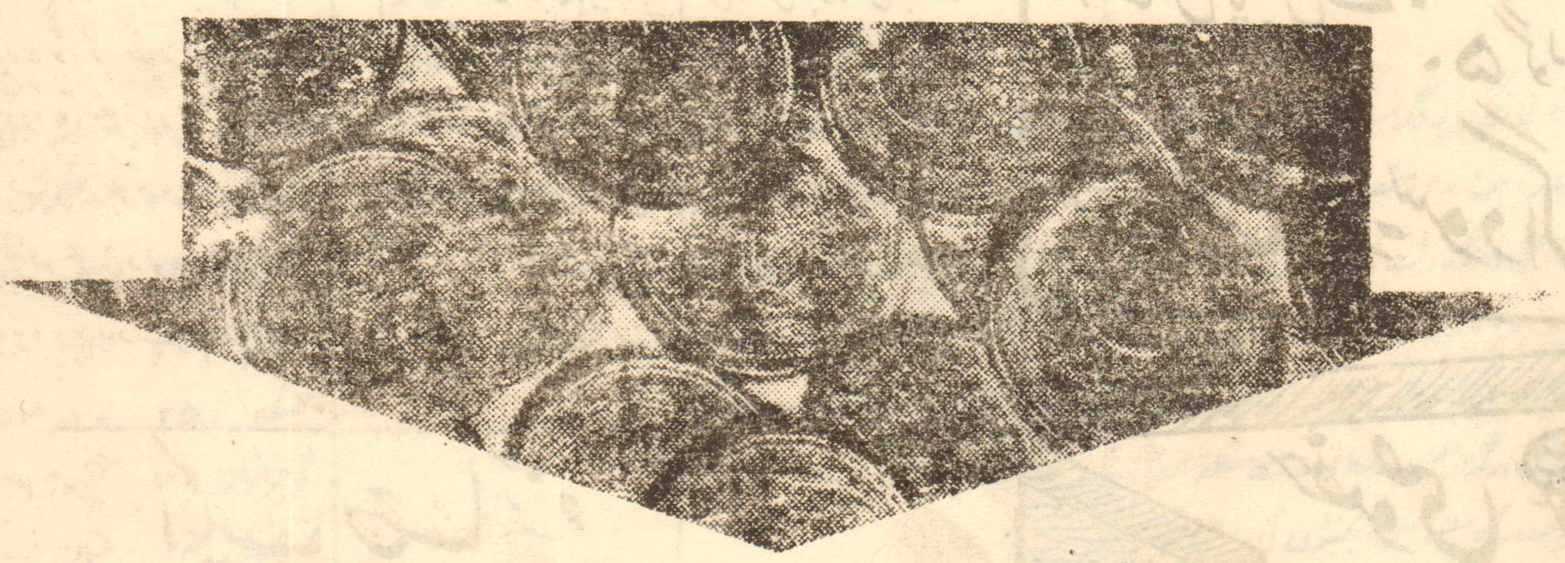

انعامی بونڈ خریدنے میں ہر صورت فائدہ ہے۔ دس روپے والے انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر 100 روپے سے لیکر 20,000 روپے تک کے 136 انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اگر آپ کا انعام کسی ایک قرعہ اندازی میں نہیں بھی نکلتا تو کوئی حرج نہیں آئندہ امید رکھیئے۔ بہرحال آپ کی رقم محفوظ ہے جو کسی بھی وقت آپ کے کام آسکتی ہے۔

ہر سلسلہ کے زیادہ سے زیادہ انعامی بونڈ خریدیں اور انہیں سنبھال کر رکھیں۔ بھنائے ہوئے بونڈ بیوپاری فروخت کر دیئے جاتے ہیں آپ کیلئے کامیابی کے زیادہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔

۱۵ جولائی کو ہونے والی قرعہ اندازی کے لئے ۱۵ جون سے پہلے خریدیئے۔

بچت کیجئے
وطن کے لئے

انعامی بونڈ

ہر منظور شدہ بینک اور ڈاکخانے سے ملتے ہیں

DARTS

وصایا

ضروری نوٹ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۷۸۳ میں خواجہ صفی الدین قمر ولد قمر الدین قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۱۱ ۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

العبد: صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال ۵۔ گواہ شد: قمر الدین مولوی فاضل والد موصی۔ ربوہ گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۶۷۸۴ میں منشی محمد ولد وزیر علی صاحب قوم راجپوت پیشہ موٹر کلینک عمر ۵۰ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد ایک مکان محلہ دار النصر غربی ربوہ میں ہے۔ جس کی اندازاً قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ لیکن میرا گذارہ میری پنشن ماہوار پر ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی کوئی کام مل جائے تو ۱۰/- روپے آمد ہو جاتی ہے۔ چونکہ آجکل میں بے کار ہوں اور کوئی مستقل ذریعہ آمد نہیں۔ اس لئے آمدنی قلیل ہے۔ ان شاء اللہ کام ملنے پر جس قدر بھی آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں اپنی مندرجہ بالا جائداد مکان اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربوہ

العبد نور محمد بقلم خود محلہ دار النصر غربی ملک روڈ ربوہ گواہ شد: فیروز دین پنشنر انسپکٹر تحریک جدید گواہ شد: ملک گل محمد پنشنر دار النصر غربی ربوہ

مثل نمبر ۱۶۷۸۵ میں انیسہ بیگم بنت مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور قوم راں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیور بالیاں ایک جوڑا دو نگ تقریباً ۸ ماشہ مالیتی ۱۵ روپے اور انگوٹھی طلائی ایک عدد تقریباً ۴ ماشہ مالیتی ۱۰/- روپے ہے۔ مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائداد زندگی میں اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت . . . . . بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری ذاتی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں اگر کبھی کوئی آمد ہوگی تو جو بھی ہوگی تا زیست اس کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراتی رہوں گی

الامۃ: انیسہ بیگم۔ گواہ شد: عبد الرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ

ایک جائزہ

پاکستان میں جماعتیں ایک ہزار سے بھی زائد ہیں مگر ابھی تک صرف ایک سو تیس جماعتوں کے بچے مرکزی امتحانات ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال، قمر اطفال، اور مہر اطفال میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ باقی جماعتوں کے عہدیداران اور والدین بھی بچوں کو اس مفید پروگرام میں شامل ہونے کی تلقین فرمائیں۔ یہی بچے بڑے ہو کر آپ کی مدد کریں گے۔ یہ امتحانات اب ۲۸ جون کو ہو رہے ہیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بے بی ٹانک
BABY TONIC

بچوں کے سوکھا پن، کمزوری، بدہضمی، اسہال، دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کا مکمل اور مستقل علاج ہے بڑی شیشی ۳/- چھوٹی سوا روپیہ ڈاک خرچ سوا روپیہ۔

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ مکلوڈ روڈ لاہور
مال روڈ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

افروڈور

ٹیلیفون نمبر ۶۳۰۹۲ ۲۱۱

جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی — کام کرنے کو جی نہ چاہنا — ذہنی کھچاؤ
چڑچڑا پن — جلد غصہ آجانا — ذہنی انتشار
جلد تھک جانا — بے حد کمزوری — مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔

۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۵/- روپے

شفا میڈیکو۔ سوداگران انگریزی دوایات چوک میو ہسپتال لاہور

تریاق الاطرا — علاج الاطرا کیلئے مکمل کورس پندرہ روپے — اکسیر عظم — اولاد نرینہ کیلئے مکمل کورس پندرہ روپے — خورشید لونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

فیملی پلاننگ پروگرام کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل بلا پنشن اور عارضی (ایک ماہ کے نوٹس پر برطرف کیا جا سکتا ہے) اسامیوں کے لئے ۱۹ر جون ۱۹۶۵ء تک درخواستیں مطلوب ہیں جو کہ درج ذیل گوشوارہ کے کالم نمبر ۷ میں درج شدہ اتھارٹی کو ارسال کی جائیں۔

نمبر شمار	نام اسامی	فرائض	قابلیت	تنخواہ	جگہ اور اسامیوں کی تعداد	اتھارٹی جسے درخواستیں ارسال کرنا ہوں گی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	ڈسٹرکٹ پبلسٹی کم ایجوکیشن آفیسر	ڈپٹی کمشنر کے معاون کے طور پر ضلع میں فیملی پلاننگ پروگرام کی تکمیل کے لئے پرنسپل آفیسر اور اس پروگرام کے سلسلہ میں مقرر کردہ عہدیداروں کی تنظیم و نگرانی۔ انہیں مطلوبہ تشہیر و تحریک کے لئے منظم کرنا اور ڈسٹرکٹ پلاننگ بورڈ کے دفتر کے سربراہ کے فرائض انجام دینا	سوشالوجی یا الائیڈ ڈسپلن میں ایم اے کی ڈگری نیز عوامی تعلقات اور سوشل ورک میں تجربہ علاوہ ازیں عمر ۲۵ تا ۳۵ سال کے درمیان	۷۵۰-۷۵-۱۵۰۰ روپے ماہوار	پشاور ۱ مردان ۱ ہزارہ ۱ ڈیرہ اسماعیل خان ۱ راولپنڈی ۱ جہلم ۱ سرگودھا ۱ لائل پور ۱ جھنگ ۱ لاہور ۱ گوجرانوالہ ۱ شیخوپورہ ۱ سیالکوٹ ۱ ملتان ۱ مظفر گڑھ ۱ بہاول پور ۱ رحیم یار خان ۱ سکھر ۱ لاڑکانہ ۱ خیرپور ۱ نوابشاہ ۱ حیدرآباد ۱ کراچی ۱	پراونشل فیملی پلاننگ بورڈ (ڈاکٹر اے صدر عالم فیملی پلاننگ آفیسر ویسٹ پاکستان ۲۴ کوپر روڈ لاہور)
۲	کلاس اے میڈیکل ڈاکٹرز انچارج ہمہ وقتی اربن کلینکس	۱- انٹرا یوٹرائن کوائلز (INTRA-UTERINE COILS) اور ٹیوبیکٹومیز (TUBELIGATIONS) کی فٹنگ ۲- پروگرام کے لئے تحریک اور کنونشنل کونٹراسیپٹوز (CONVENTIONAL CONTRACEPTIVES) کی ڈسٹری بیوشن ۳- سکیم کے تحت طلب کردہ ثبوت بذریعہ دستاویز	ایم بی بی ایس (پوسٹ گریجویٹوں کو ترجیح دی جائے گی) صرف لیڈی ڈاکٹرز اہل ہوں گی۔	۷۵۰-۷۵-۱۵۰۰ روپے مع ۸/- روپے ہر آئی یو ڈی انسرشن کے لئے ترجیح کنونشنل کونٹراسیپٹوز کی فروخت سے حاصل کردہ آمدنی کا ۵۰ فیصد	ملتان ۱ لائل پور ۱ لاہور ۳ کراچی ۴ سیالکوٹ ۱ سرگودھا ۱ گوجرانوالہ ۱ حیدرآباد ۱ راولپنڈی ۱ پشاور ۱ جھنگ ۱ سکھر ۱ مردان ۱ نوابشاہ ۱	پراونشل فیملی پلاننگ بورڈ (ڈاکٹر اے صدر عالم فیملی پلاننگ آفیسر ویسٹ پاکستان ۲۴ کوپر روڈ۔ لاہور
۳	ڈسٹرکٹ ٹیکنیکل آفیسر (فیملی پلاننگ)	ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر اینڈ سول سرجن / میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے دفاتر میں اعانت اور سربراہی کرنا اور میڈیکل و پیرا میڈیکل پرسنل کی ضلع میں فیملی پلاننگ کے سلسلے میں نگرانی کرنا	ایم بی بی ایس مع انتظامی امور کا تجربہ	۳۵۰-۲۵-۵۲۵-۴۰-۹۲۵ روپے علاوہ ازیں نان پریکٹسنگ الاؤنس ۷۵/- روپے ماہوار اور ٹیکنیکل تنخواہ بحساب ۵/- روپے ماہوار	جیسا کہ متذکرہ بالا نمبر شمار نمبر ۱ میں درج ہے	متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے نام۔ درخواست دہندگان کو صرف ایک ضلع میں درخواست ارسال کرنی چاہیے
۴	فیملی پلاننگ سپروائزر	فیملی پلاننگ پروگرام کی گراس روٹ لیول پر نشر و اشاعت، اس مقصد کے لئے عوام میں تحریک پیدا کرنا فیملی پلاننگ برائے آئی یو ڈی انسرشنز کے لئے کیسز فراہم کرنا، دیسی ٹامی اور ٹیوبیکٹومیز سپرویژن کی پروموشن نیز دیہاتوں اور محلوں میں فیملی پلاننگ آرگنائزر اور ضبط تولید سے متعلقہ ادویات کی فروخت کے سلسلہ میں ایجنٹوں کی راہنمائی اور موخرالذکر کی صحیح طور پر بھرپور نشاندہی اور سکیم میں طلب کردہ کے مطابق دستاویزی ثبوت، اپنے علاقہ کے ایک تہائی حصہ میں مہینہ میں دورہ کرنا شامل ہے	بی اے کی ڈگری عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہو عورتوں کو خاص حالات میں انٹرمیڈیٹ تک اور ۳۵ سال تک کی رعایت کم از کم کوالیفائنگ ایج میں رعایت نہ ہوگی اور تمام صورتوں میں ۲۱ سال ہوگی	۳۵۰-۳۵-۵۲۵-۴۰-۹۲۵ روپے ماہوار	پشاور ۲۴ مردان ۱۵ ہزارہ ۲۸ ڈیرہ اسماعیل خان ۷ راولپنڈی ۲۵ جہلم ۱۸ سرگودھا ۴۵ لائل پور ۷۸ جھنگ ۲۵ لاہور ۵۳ گوجرانوالہ ۳۶ شیخوپورہ ۳۶ سیالکوٹ ۲۸ ملتان ۷۷ مظفر گڑھ ۲۲ بہاول پور ۱۵ رحیم یار خان ۱۷ سکھر ۱۹ لاڑکانہ ۱۳ خیرپور ۸ نوابشاہ ۱۳ حیدرآباد ۲۵ کراچی ۲۲	متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو درخواستیں ارسال کریں درخواست دہندگان صرف ایک ضلع کے لئے درخواستیں ارسال کریں
۵	فیملی پلاننگ کونسلر	کلینکوں کے لئے ایسے مریض حاصل کرنے کے سلسلہ میں تحریک و تشہیر	متذکرہ بالا نمبر شمار ۴ کی طرح	ایضاً	متذکرہ بالا نمبر شمار ۲ کے مطابق	ایضاً

منجانب:- فیملی پلاننگ کمشنر آف پاکستان راولپنڈی

خدا نے تمہیں ایک عظیم الشان روحانی کام کے لئے پیدا کیا ہے

اپنے مقام کو پہچانو اور اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر ادا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کو احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنا درجہ اور مقام پہچاننے اور اس کے مطابق اعمال بجالانے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

"تمہیں خدا نے ایک عظیم الشان روحانی کام کے لئے پیدا کیا ہے اور جسے خدا روحانی انقلاب اور تغیر کے لئے پیدا کرے اس کے مقابلے میں دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی ہیچ ہوتا ہے مگر بجائے اس کے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے فرائض کا صحیح احساس پیدا کرو تم نہایت ادنےٰ اور ذلیل چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہو اور کہتے ہو مجھے یہ نہیں ملا مجھے وہ نہیں ملا۔ جب تک تمہارے اندر یہ احساس پیدا نہ ہو کہ تمہیں خدا نے کس غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جب تک تم اپنے درجہ کو نہ پہچانو اس وقت تک تم نے کام کیا کرنا ہے تم کو تو خدا نے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ تمہارا دل خوشی کی لہروں سے ہر وقت پُر رہنا چاہیئے اور تمہارے اندر ہر وقت بیداری اور ہوشیاری نظر آنی چاہیئے۔ اگر یہ چیز تمہارے اندر پیدا ہو جائے تو فوری طور پر تم میں ایسی قوت پیدا ہو جائے کہ قلیل سے قلیل خوراک بھی تمہیں کام کرنے کے قابل بنا دے۔ میں نے دیکھا ہے آج کل کے نوجوانوں سے بڈھے زیادہ کام کر لیتے ہیں۔ ڈلہوزی جاتے ہوئے مجھے ہمیشہ اس کا تجربہ ہوتا ہے۔ میرے ساتھ چونکہ دفتر کے علاوہ انجمن کے کارکنوں میں سے بھی ایک کلرک کا جانا ضروری ہوتا ہے اور میں کام کی قدر سختی سے لیتا ہوں اس لئے ایک دو مہینہ کام کرنے کے بعد ہی ان کی طرف سے انجمن میں درخواستیں جانی شروع ہو جاتی ہیں کہ ہمیں اس دفتر سے بدل لا جائے۔ وہ سمجھتے ہیں ہمارا کام اتنا ہی ہے کہ سو رہیں اور مہینہ کے بعد تنخواہ لے لیں۔ میرے نزدیک اس صورت حال کی وجہ سے ناظروں پر بھی حرف آتا ہے اگر ناظر اپنے کارکنوں سے صحیح طور پر کام لیتے تو ان میں یہ احساس ہی کیوں پیدا ہوتا کہ ہمیں اس دفتر سے فلاں دفتر میں بدل دیا جائے۔ یہاں کام زیادہ ہے اور وہاں کام تھوڑا ہے پھر تو وہ سمجھتے کہ یہ بلا ہر جگہ مسلط ہے اور ہمارے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم محنت سے کام کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ کام سے بھاگنا اور گریز کرنا یہ ایک عام عادت ہمیں نوجوانوں میں نظر آتی ہے۔ جب تک اس عادت کو دور نہیں کیا جائے گا۔ جب تک اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر نہیں سمجھا جائے گا جب تک اپنے مقام کے احساس کا مادہ اپنے اندر پیدا نہیں کیا جائے گا تب تک ہماری جدوجہد کبھی اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ لیکن جب یہ چیزیں پیدا ہو گئیں تو دینی تغیر تو پیدا ہو گا ہی دنیوی حالتیں بھی خود بخود بدلنی شروع ہو جائیں گی"

(الفضل ۲ر نومبر ۱۹۶۰ء)

"فوری ضرورت"

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک مرد ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ خاکسار اس سے قبل بھی کچھ روز ہوئے اس سلسلے میں اعلان شائع کروا چکا ہے۔ امید ہے سلسلہ کا درد رکھنے والے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کریں گے۔

تنخواہ انشاء اللہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

خاکسار

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

ہر تہران ۱۰ جون۔ شہنشاہ ایران اور ملکہ فرح پہلوی ۱۱ر جون کو ریکس کے سرکاری دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔

صدر ناصر کی طرف سے رن کچھ اور کشمیر کے سوال پر مصالحت کی پیشکش

قاہرہ میں بھارتی وزیر اعظم کے پرجوش استقبال کی توقعات پوری نہیں ہو سکیں

نئی دہلی ۱۱ر جون۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کل مختصر سے دورہ پر قاہرہ پہنچے۔ چار گھنٹہ کے قیام کے دوران انہوں نے صدر ناصر سے پاک۔ بھارت تعلقات، دوسری افریشیائی کانفرنس اور ویٹ نام کی صورت حال کے بارے میں بات چیت کی۔ قاہرہ کے سفارتی حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس ملاقات کے موقع پر صدر ناصر نے مسٹر شاستری کو پاکستان اور چین سے اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کشمیر اور رن کچھ کے تنازعہ کو طے کرانے کے لئے ثالثی کی پیشکش بھی کی۔

ان حلقوں نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ بھارت کے بارے میں عرب جمہوریہ کی روایتی گرم جوشی کا خاتمہ ہو گیا ہے اور مسٹر شاستری جس پرجوش غیر مقدم کی توقع لے کر قاہرہ پہنچے تھے۔ وہ پوری نہیں ہوئی۔ ہوائی اڈہ پر صدر ناصر کی عدم موجودگی کو ان حلقوں نے معنی خیز قرار دیا ہے اگرچہ بھارتی وزیر اعظم کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا لیکن استقبال کرنے والوں میں صرف مسٹر علی صابری اور دفتر خارجہ کے چند جونیئر افسر شامل تھے۔ اگرچہ مسٹر علی صابری عرب جمہوریہ کی کابینہ کے وزیر اعلیٰ ہیں لیکن سفارتی نقطہ نگاہ سے وہ ملک کے انتظامی سربراہ نہیں ہیں۔ آنجہانی نہرو کے دورہ کے موقع پر خود صدر ناصر نے استقبال کیا تھا۔ عرب جمہوریہ کے نیم سرکاری اخبار "الاخبار" نے بھی ان خبروں کی تصدیق کی ہے کہ صدر ناصر بھارت اور پاکستان کے باہمی تنازعات طے کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ صدر ناصر مصالحت کنندہ کا کردار ادا کریں اور صدر ایوب اور مسٹر شاستری کی باہمی ملاقات کے لئے راستہ ہموار کریں۔

حکومت تھائی لینڈ سے دلائی لامہ کی درخواست

نئی دہلی ۱۰ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ دلائی لامہ نے تھائی لینڈ سے سیاسی پناہ کی درخواست کی ہے کہا جاتا ہے کہ دلائی لامہ نے تھائی لینڈ سے بھارت کے رویہ کی شکایت بھی کی ہے اور بتایا ہے کہ تبت کے جن باشندوں نے بھارت میں پناہ لی ہے وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔

مغربی پاکستان اسمبلی کے ۱۴۴ ارکان نے حلف اٹھا لیا

سپیکر کے کاغذات نامزدگی آج داخل ہوں گے

لاہور ۱۱ر جون۔ مغربی پاکستان کی نئی اسمبلی کل معرض وجود میں آ گئی اور اس کے ایک سو چوالیس ارکان نے حلف اٹھا لیا۔ اسمبلی کا پہلا اجلاس کل صبح سابقہ اسمبلی کے سپیکر چودھری محمد انور کی صدارت میں شروع ہوا اور ارکان کے حلف اٹھانے کے بعد پونے گیارہ بجے ۱۲ر تاریخ کی صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔ اس سے قبل چودھری محمد انور نے اعلان کیا کہ اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکروں کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی جمعرات کی دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔

کل صبح اجلاس شروع ہونے سے قبل سابق سینئر ڈپٹی سپیکر مسٹر اسحاق گندی نے اپنے کمرے میں چودھری محمد انور سے رکنیت کا حلف لیا۔ اجلاس میں صوبائی کابینہ کے آٹھوں وزیر موجود تھے۔ وزیر مال خان حبیب اللہ خاں قائد ایوان کی نشست پر رونق افروز تھے۔ باقی تمام ارکان اپنے ناموں کے ابتدائی حروف کی ترتیب کے اعتبار سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابھی تک ایوان میں حزب اقتدار اور حزب مخالف کی تقسیم نہیں ہوئی ہے کیونکہ حزب اختلاف کی تشکیل ۱۱ر تاریخ کو ہو گی۔ کل حلف اٹھانے والوں میں دو سابق وزیر مسٹر عبدالغفار پاشا اور ملک قادر بخش بھی شامل تھے۔ سات ارکان اسمبلی کل کے اجلاس میں غیر حاضر تھے۔ وہ غالباً ہفتے کے روز حلف اٹھائیں گے۔

ہفتے کی صبح کو سپیکر اور ڈپٹی سپیکروں کا انتخاب ہو گا۔ اور اسی روز شام کے اجلاس میں ریلوے کا نیا بجٹ اور صوبے کا موجودہ مالی سال کا ضمنی بجٹ ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

گمشدہ ڈائری!

ہماری دکان سے کسی بچہ نے ایک چھوٹا سا ڈبہ غلطی سے اٹھا لیا ہے اس میں ایک عدد ۱۹۶۴ء کی ڈائری ہے۔ جس پر میرا نام لکھا ہوا ہے یہ ڈائری میرے لئے بہت ضروری ہے۔ بچوں کے لواحقین سے التماس ہے کہ وہ یہ ڈائری اپنے بچہ سے لے کر مجھے پہنچا دیں عین نوازش ہو گی۔

محمد ظفر اللہ۔ لاہور ہاؤس غلہ منڈی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴